سفر کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

سفر کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی سفر میں قصر نماز کا طریقہ یہ ہے کہ:

ہر چار رکعت والی فرض نماز کی دو رکعات پڑھے گا، اور دونوں رکعتوں میں منفرد اور امام قراءت بھی کرے گا (سورہ فاتحہ اور ساتھ میں ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیات کے برابر ہو، اس کی تلاوت کرے گا۔) مغرب کی نماز اور وتر کی نماز اسی طرح تین رکعات پڑھے گا، جیسے سفر کے علاوہ، حالت اقامت میں پڑھی جاتی ہیں۔

اور سنتوں کے حوالے سے حکم یہ ہے کہ سنتوں میں قصر نہیں ہے، ان کی ادائیگی کا وہی طریقہ ہے جو سفر کے علاوہ، حالت اقامت میں ہے۔ مزید یہ کہ مسافرِ شرعی کو حالتِ خوف و اضطرار میں سنتیں معاف ہیں اور حالتِ امن و قرار میں سنتیں پڑھی جائیں، اگرچہ سنتوں کی تاکید جو حضر (حالت اقامت) میں ہے وہ سفر میں نہیں رہتی، کہ سفر خود ہی مشقت کے قائم مقام ہے، البتہ فجر کی سنتیں کہ یہ قریب بواجب ہیں، سفر کی وجہ سے انہیں ترک کرنے کی اجازت نہیں اور بعض ائمہ کا قول یہ بھی ہے کہ مغرب کی سنتیں بھی ترک نہ کرے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر و حضر، کہیں بھی انہیں ترک نہیں کیا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے

”وفرض المسافر فی الرباعیة رکعتان، کذافی الهدایة، والقصر واجب عندنا، کذافی الخلاصة۔۔۔ ولا قصر فی السنن، کذافی محیط السرخسی، وبعضهم جوزوا للمسافر ترک السنن والمختار انه لا یاتی بها فی حال الخوف ویاتی بها فی حال القرار والامن، هکذافی الوجیز للکردری“

ترجمہ: چار رکعت والی نماز میں مسافر پر دو رکعتیں فرض ہیں، ایسا ہی ہدایہ میں ہے، اور ہمارے ہاں قصر واجب ہے، ایسا ہی خلاصہ میں ہے۔ اور سنتوں میں قصر نہیں ہے، ایسا ہی محیطِ سرخسی میں ہے، اور بعض نے مسافر کے لئے سنتیں ترک کرنے کو جائز کہا لیکن مختار یہ ہے کہ مسافر حالتِ خوف میں سنتوں کو ترک کر دے اور حالتِ امن و قرار میں سنتوں کو ادا کرے، ایسا ہی امام کردری کی الوجیز میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 139، مطبوعہ: بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 743، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سفر میں سنتیں پڑھنے کے بارے میں سوال ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا: "اگر سفر میں اطمینان نہ ہو جب تو سنتوں کے ترک میں کوئی قباحت ہی نہیں اور اطمینان ہو جب بھی سنن کا تاکد جو حضر میں ہے وہ سفر میں نہیں رہتا کہ سفر خود ہی قائم مقام مشقت کے ہے۔۔۔ اور یہ حکم سنت فجر کے غیر کا ہے اور سنت فجر چونکہ قریب بوجوب ہے، لہذا سفر کی وجہ سے اسے ترک کی اجازت نہیں اور بعض ائمہ کا قول یہ بھی ہے کہ مغرب کی سنتیں بھی ترک نہ کرے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر و حضر کہیں بھی اس کو ترک نہیں کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 284، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4289

تاریخ اجراء: 08 ربیع الثانی 1447ھ/02 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net